ابو سعید حنیف احمد محمود- برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت احمدیت

وقت 5-7 منٹ

نُورِ الٰہی، نُورِ مصطفویؐ اور نُورِ قرآن احمدی مسمانوں کا ورثہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (النور:36)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

معزز سامعین! گزشتہ دنوں پاکستان کی ایک سیاسی پارٹی نے ''مشن نور'' کے نام پر ایک احتجاج کا اعلان کیا جس کے تحت پورے ملک میں متعلقہ پارٹی کے لوگوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ مساجد اور گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر اذانیں دیں۔ اِن میں سے بعضوں نے یہ شعشہ چھوڑا کہ ''نور'' جماعتِ احمدیہ کا پہلا خلیفہ تھا جس کے نام سے اِس کو مشن نور کا نام دیا گیا۔ یہ نام دینے پر پارٹی پر بڑی لے دے ہوئی اور بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بہر حال اِس سے دو نتائج بر آمد ہوئے۔

اوّل۔ یہ کہ نور خواہ وہ خدا کا نور ہو، خواہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہو، خواہ قرآنِ کریم کا نور ہو یا ہر وہ نور جس کا تعلق اسلام سے ہے وہ جماعتِ احمدیہ کے پاس ہے۔ دنیا بھر میں بیس کے قریب قائم جامعات کی عمارتوں پر نور پر مشتمل یہ آیت آویزاں ہوتی ہے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر:70)

دوم۔ ہم نے تو سرکاری طور پر احمدیوں پر اذان دینے پر پابندی لگائی ہے اب اِنہی کے نام سے ہم پورے ملک میں اذانیں دے رہے ہیں۔

جہاں تک اوّل حصہ میں بیان نور کا تعلق ہے۔ اِس پر جناب جمیل احمد بٹ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار اپنی تقریر میں اِسی کو حصہ بنا رہا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ''نور مشن'' کے حوالے سے گزشتہ دنوں کی گئی سیاسی مہم جوئی میں فیصلہ کن امر سوشل میڈیا پر دوسرے فریق کے سیاست دانوں، مذہب کے نام پر سیاست

کاروں اور بزعم خود تجزیہ کاروں کا بالاتفاق اور بتکرار اس بات کا اظہار تھا کہ نور احمدیوں سے متعلق ہے اس لئے جو کوئی نور کی بات کرتا ہے یا نور کا نام لیتا ہے تو وہ بلاشک وشبہ یا تو خود احمدی ہے یا احمدیوں کا ساتھی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ نور سے دور رہیں۔

سامعین! اِس مہم جوئی کے چند اور قابل ذکر واقعات یہ ہیں:

مشن نور کو قادیانی اصطلاح کہا گیا:

یہ ایک کھلا جھوٹ تھا۔ کیونکہ جماعت کی تاریخ میں کبھی بھی یہ اصطلاح استعمال ہی نہیں ہوئی ہے۔ اس دعوے کے حق میں جہاں جھوٹ گھڑے گئے جیسے یہ کہ ہر ملک میں پہلی مسجد کا نام مسجد نور ہوتا ہے وہیں حقائق پر پردہ ڈالا گیا جیسے دیگر اماموں کے ناموں سے منسوب اداروں فضل عمر فاؤنڈیشن اور طاہر فاؤنڈیشن کو چھپا کر کے صرف نور فاؤنڈیشن کا ذکر کیا گیا۔

عالمی بیعت کو مشن نور کہا گیا:

یہ بھی ایک کھلا جھوٹ تھا۔ عالمی بیعت ہر سال ہوتی ہے دنیا بھر سے جماعت میں شامل ہونے والے لاکھوں نئے احمدیوں کے ساتھ دیگر احمدی بھی تجدیدِ عہد کے لئے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ عظیم روح پرور تقریب ساری دنیا میں دیکھی جاتی ہے اور سوشل میڈیا پر کئی دن اس کا چرچا رہتا ہے۔ ہر کوئی اسے عالمی بیعت کے نام سے جانتا ہے۔ اسے کوئی اور نام دینا صریح غلط بیانی تھا۔

صفائی میں مزید جھوٹ بولا گیا:

اس پروپیگنڈہ کے آگے گھٹنے ٹیک کر بہت سے سیاست کاروں نے عافیت اسی میں جانی کہ اس کی صفائی میں خود کو بھی احمدی مخالفین جیسا ثابت کریں۔ ایسا کرنے کے لئے جہاں انہیں مجبوراً اپنے ایمان کا ڈھنڈورا پیٹنا پڑا وہیں انہوں نے احمدیوں کو بُرا کہنے کا آسان راستہ بھی پکڑا اور حسب توفیق احمدیوں کو گالیاں دیں اور بے سروپا جھوٹی الزام تراشیاں کیں۔

تاریخ کا بے جا حوالہ:

سامعین! جھوٹ کو سہارا دینے کے لئے اس معاملہ کو جماعت احمدیہ میں 77 سال پہلے ہونے والے ایک واقعہ کی تاریخ سے بھی جوڑا گیا۔ یہ ایک بے معنی بات تھی۔ وہ واقعہ اہم تھا اور حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم کارناموں میں سے ایک۔ لیکن جماعت میں اس کی یادگار منانے کی کوئی روایت نہیں ہے۔ ہاں جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ایک عظیم یادگار دن اس کا یومِ تاسیس ہے یعنی 23 مارچ 1889ء۔ احمدی ہر سال اس تاریخ کو یومِ مسیح موعودؑ منا کر اس کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے 50 سال بعد ہونے والے ایک واقعہ کی یادگار 23 مارچ ہی کو سارے ملک میں منائی جاتی ہے۔ باوجودیکہ قرارداد پاکستان کا ڈرافٹ ایک احمدی حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے لکھا تھا لیکن غنیمت ہے کہ اس تاریخ کے یکساں ہونے پر ابھی تک کوئی کہانی نہیں گھڑی گئی۔

لفظ قادیانی کا اسم اعظم ہونا:

اس قضیہ سے ایک بار پھر یہ ثابت ہؤا کہ لفظ قادیانی ہمارے ملک میں ایسا اسم اعظم ہے کہ اس کو استعمال کر کے ہر غلط کام کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کو اس کی ملکیتی جائداد سے بے دخل کرنا ہو، کسی کو اس کا جائز حق نہ دینا ہو، اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے مقابل کو میدان سے ہٹانا ہو، کسی سے لیا ہؤا قرض واپس نہ کرنا ہو، کسی بھی تنازعہ میں مخالف پر ناجائز سختی کرنا ہو، کسی بھی سطح کے الیکشن میں مخالف کو ہرانا ہو، کسی کو عدالتوں میں انصاف لینے سے روکنا ہو، کسی پر بھی اپنی انا اور رعونت کی تسکین کے لئے ظلم وزیادتی کرنی ہو، غرضیکہ قانون، انتظامیہ اور عوام سب کی نظروں کے سامنے دھڑلے سے ہر ناانصافی، حق تلفی اور ظلم کرنے کا یقینی راستہ مظلوم احمدی ہونے کو شہرت دینا ہے۔ اسی طرح ہر انصاف پسند منصف، پولیس یا انتظامی افسر کو انصاف اور دادرسی سے روکنے کے لئے اس کے خلاف قادیانی نواز ہونے کا پروپیگنڈہ کافی ہوتا ہے۔

اس پروپیگنڈہ کے مثبت پہلو: حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفت کو کھاد فرمایا ہے۔ یہ مخالف پروپیگنڈہ بھی دو لحاظ سے مفید ہؤا۔ ایک تو کثرت سے برملا اس بات کا اعتراف ہؤا کہ احمدی نہ صرف ملک ملک پھیلے ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے ہر جگہ مساجد بھی تعمیر کی ہیں۔ دوسرے حضرت خلیفہ اوّلؓ کا نام بار بار دہرایا گیا جس سے بے شمار لوگوں کو بھی ان کے بارے میں جاننے کی طرف توجہ ہوئی اور وکی پیڈیا پر حضرت مولانا نورالدینؓ کے بارے میں مختص پیج دیکھنے والوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ریکارڈ ہؤا۔

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی عظیم شخصیت:

سامعین! زیب داستان کے لئے بے تعلق واقعات کو باہم جوڑ کر بنائے جانے والے اس بیانیہ کے کہانی کاروں نے حضرت مولانا نور دینؓ کا نام تو خوب دہرایا تھا لیکن صرف اپنی محدود سوچ کی حد تک۔ اِن کی نظر صرف نام پر رہی اور یہ بات اِن کی زبان پر نہ آ سکی کہ یہ بڑا نام اپنی ذات میں اسم با مسمیٰ تھا اور اصل نور تو وہ نورِ یقین تھا جس سے ان کا قلبِ صافی منوّر تھا اور یہ کہ یہ یقین اس ایمان کا نتیجہ تھا جسے مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبری کے تحت ثریا ستارے سے لَوٹا لائے تھے اور یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مولانا نور الدینؓ کے اس درجہ ایمان پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے یہ دعا کی تھی اور اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ:

”خدا تعالیٰ اِس خصلت اور ہمت کے آدمی اِس اُمّت میں زیادہ سے زیادہ کرے۔ آمین ثم آمین

چہ خوش بودے گر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے“

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 407)

کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر اُمّت میں سے ہر ایک نور دین ہوتا۔ یہی ہوتا اگر ہر دل نورِ یقین سے بھرا ہوتا۔

نور سے تعلق احمدیوں کی زندگی ہے:

حقیقت تو یہ ہے کہ نور سے تعلق احمدیوں کا سرمایہ حیات ہے کہ اللہ، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کتابِ الٰہی جو احمدیوں کے ایمان کی بنیاد ہیں سب نور ہی ہیں اور ایمان بھی نور ہے۔ پس اگر مماثلت سے بچنا ہی مقصود ہے تو یہ سب کچھ چھوڑنا ہوگا۔

اللہ نور ہے:

جیسا کہ فرمایا۔

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (نور:36)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی وضاحت میں فرمایا:

”اس کا نورِ قدرت ساری زمین و آسمان اور ذرّہ ذرّہ کے اندر چمک رہا ہے۔“

(شحنہ حق، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 398)

پھر فرمایا۔

”خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے۔ اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 444)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔ ہر ایک نور اسی کے نور کا پرتوہ ہے۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 247)

”خدا اصل نور ہے۔ ہر ایک نور زمین و آسمان کا اُسی سے نکلا ہے۔“

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 386)

'خدا وہ ہے جو زمین اور آسمان میں اُسی کے چہرہ کی چمک ہے اور اُس کے بغیر سب تاریکی ہے'۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 97)

"خدا ہر ایک چیز کا نور ہے اسی کی چمک ہر ایک چیز میں ہے خواہ وہ چیز آسمان میں ہے اور خواہ وہ زمین میں۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد23 صفحہ 120)

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور اور سراج منیر ہیں۔

جیسا کہ فرمایا:

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آچکا ہے۔(مائدہ 16:5)

ترجمہ: سورج روشنی دینے والا۔(احزاب: 47)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی وضاحت میں فرمایا:

نام نور کے حامل صلی اللہ علیہ وسلم:

"قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 196 حاشیہ)

اعلیٰ درجہ کے نور کے حامل صلی اللہ علیہ وسلم:

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا، صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں، جس کا اتمّ اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ 161)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنے والے نور:

"وہ نور جو بذریعہ نبی علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو ملتا ہے جس سے گناہ کے جذبات دور ہو جاتے ہیں وہ کیا چیز ہے سو اس سوال کا یہ جواب ہے کہ وہ ایک پاک معرفت ہے جس کے ساتھ کوئی تاریکی شک وشبہ کی نہیں۔ اور وہ ایک پاک محبت ہے جس کے ساتھ کوئی نفسانی غرض نہیں۔ اور وہ ایک پاک لذت ہے جو تمام لذتوں سے بڑھ کر ہے جس کے ساتھ کوئی کثافت نہیں اور وہ ایک زبردست کشش ہے جس پر کوئی کشش غالب نہیں اور ایک قوی الاثر تریاق ہے جس سے تمام اندرونی زہریں دور ہوتی ہیں۔ یہ پانچ چیزیں ہیں جو نور کے طور پر روح القدس کے ساتھ سچی پیروی کرنے والے کے دل پر نازل ہوتی ہیں پس ایسا دل نہ صرف گناہ سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے بلکہ طبعاً اس سے متنفّر بھی ہو جاتا ہے۔"

(عصمت الانبیاء، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 681-682)

قرآن نور ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آچکا ہے یعنی روشن کتاب۔(المائدہ: 16)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی وضاحت میں فرمایا:

قرآن کا نور:

"خدا اپنے نور کی طرف (یعنی قرآن شریف کی طرف) جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 197 حاشیہ)

اور اس کی یہ کیفیت بیان فرمائی:

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 305 حاشیہ در حاشیہ نمبر 2)

سامعین!

احمدیوں میں نور کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کے چند ارشادات:

حضرت مسیح موعودؑ نے گناہ کی تاریکی دور کرنے کے لئے نور کا پانا، نور پانے کے لئے کچھ نور کا ہونا اور تبدیلی کے لئے حقیقی نور کو لازمی فرمایا۔ امام الوقت کو آسمانی نور فرمایا۔ احمدیوں کو خود میں موجود نور کو مسلسل بڑھانے کے لئے نصائح کیں اور اس کے طریق بیان فرمائے۔ نور پانے والوں کو مبارک اور سعادت مند فرمایا۔ متقی کو تین قسم کے نور ملنے کی خبر دی۔ ایسے چند ارشادات یہ ہیں:

نور پانا ضروری ہے:

”گناہ اور غفلت کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے نور کا پانا ضروری ہے۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 80)

یقین کی روشنی کا ذریعہ آسمانی نور:

”یقین کی روشنی صرف آسمان سے اس آفتاب کے ذریعہ سے آتی ہے جو امام الوقت ہوتا ہے.. اور جس شخص کو اس آسمانی نور کے ذریعہ سے یقین پیدا ہو گا اس کو نیکی کی طرف ایک کشش پیدا ہو گی۔“

(گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 624)

نور پانے کے لئے کچھ نور کا ہونا ضروری ہے:

”نور کو نور سے مناسبت ہے... جس کے پاس کچھ نور ہے اسی کو اور نور بھی دیا جاتا ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں اس کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ جو شخص آنکھوں کو نور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نور پاتا ہے اور جس کے پاس آنکھوں کا نور نہیں وہ آفتاب کے نور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے اور جس کو فطرتی نور کم ملا ہے اس کو دوسرا نور بھی کم ہی ملتا ہے اور جس کو فطرتی نور زیادہ ملا ہے۔ اس کو دوسرا نور بھی زیادہ ہی ملتا ہے۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 195-196 حاشیہ)

اور اس کی وجہ یہ فرمائی کہ
”نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔“

(ستارہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 117)

نورِ حقیقی:

”ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 65)

نور پانے والا مبارک اور سعادت مند ہے:

”جو چیز آسمان پر چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے۔ مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے اور کیا ہی سعادت مند وہ شخص ہے جو اس نور میں سے کچھ پاوے۔“
(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 64-65)

متقی بننے پر تین قسم کے نور پانے کی خبر:

"اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا یعنی نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دعا اور نورِ کراماتِ اصطفاء۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 296)

نور پانے کی خوش خبری اور اس کی کیفیت:

حضرت مسیح موعودؑ نے متقی ہونے پر ثابت قدم رہنے والے احمدیوں کو سراپا نور ہو جانے کی یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی:

"اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 177-178)

اللہ کرے کہ ہم سے ہر ایک اپنے حق میں اس خوش خبری کے ہر پہلو کو انتہائی درجہ تک پورا کرنے کے لئے مطلوب سعی و جدوجہد کرنے والا ہو جائے۔ آمین

✿✿✿✿